| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بریلوی شیخ الاسلام شمس الدین سیالوی کی طرف سے احمد رضا خان پر "۷ا" فتوے

حصہ دوم

ساجد خان نقشبندی

شمس الدین سیالوی پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے پیر ہیں اور بریلوی جماعت کے معتمد علیہ بزرگ ہیں ان کا خاندان یعنی سیالوی خاندان بریلوی مذہب میں اسی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جس نگاہ سے اور جو قدر و منزلت علمائے اہلسنت کی نگاہوں میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

وہ اپنے ملفوظات میں حقے کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

کسی شخص نے پوچھا کہ حقہ پینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا بعض علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے اور بعض نے مباح لکھا ہے **اکثر صلحائے متقدمین اور متاخرین نے بھی اس سے اجتناب کیا ہے**۔ پھر فرمایا جس طرح حقے کی نے اندر سے سیاہ ہوتی ہے، اسی طرح **حقہ نوش کا اندرون بھی دھویں سے سیاہ ہو جاتا ہے**۔

پھر فرمایا نمازی کو حقے سے بہت پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ **اس کی بد بو کی وجہ سے عبادت کی لذت جاتی رہتی ہے** اور **فرشتے بھی اس سے بیزار ہو جاتے ہیں**۔ چنانچہ رسول خدا ﷺ نے صحابہ کو فرمایا کہ لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو کیونکہ بعض اوقات مجھے جبرائیل سے واسطہ پڑتا ہے حقے کی بد بو بھی لہسن اور پیاز کی بد بو سے کسی طرح کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔

بعد ازاں فرمایا بعض علماء حقہ پینے کو **بدعت** قرار دیتے ہیں اور بعض اسے مکروہ تحریمہ کا درجہ دیتے ہیں **لیکن میرے خیال میں حقہ برائیوں کی جڑ ہے**، کیونکہ آدمی جس قدر حقہ پیتا ہے **اسی قدر یاد حق سے غافل ہو جاتا ہے** اور اس کے منہ سے مستقل طور پر بد بو آتی رہتی ہے اس سے **اوراد و اذکار کا ذوق بھی سلب ہو جاتا ہے** اسی وجہ سے **متقی لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں**۔ حقے کے نیچے پر کپڑے کی پٹیاں لپیٹی جاتی ہیں جو حقے کے پانی سے تر رہتی ہیں حقہ نوش ان پٹیوں پر ہاتھ ملتے ہیں اور پھر اسی حالت میں اپنے کپڑوں پر ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر انہی کپڑوں سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ **تو یہ نماز کس طرح صحیح**

ہوئی۔

اسی طرح جہاں حقہ ہوتا ہے وہاں اکثر جاہل لوگ جمع ہو کر خرافات اور ہزلیات میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ بعد ازاں فرمایا مولوی غلام رسول گروٹی کا یہ معلوم تھا کہ جس جگہ حقہ ہوتا وہاں حقے کو کئی مرتبہ سلام کرتے اور کہتے **اے خبیث خدا کیلئے مجھ سے دور ہی رہ** ایک دن میں ان سے ملا اور پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حقے سے اس قدر نفرت کرتے ہیں کہنے لگے **تمام گناہوں کا امام حقہ ہے۔** جہاں حقہ ہو وہاں پوست کا بھی احتمال ہوتا ہے اور جب یہ دونوں جمع ہوں تو **بھنگ اور افیون** کا بھی احتمال ہوتا ہے جب یہ تینوں جمع ہو جائیں **تو شراب اور کباب کا بھی گمان ہوتا ہے۔** علی ہذا القیاس **حقہ گناہوں کے بھنور میں جکڑ** دیتا ہے اور **حقہ نوش کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔** گناہوں کی سیاہی رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتی ہے اور **نور ایمان زائل ہو جاتا ہے**

﴿مرأت العاشقین، ص۱۹۴، ۱۹۵﴾

قارئین کرام اس پوری عبارت میں شمس الدین سیالوی صاحب نے حقہ پینے والے پر سترہ (۱۷) فتوے لگائے ہیں:

(۱) حقہ نوشی صلحاء کا کام نہیں وہ اس سے اجتناب کرتے ہیں۔

(۲) جس طرح حقے کے اندر سیاہی ہوتی ہے حقہ نوش کا اندرون بھی بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۳) حقہ نوش عبادت کی لذت سے محروم رہتا ہے۔

(۴) فرشتے ایسے شخص سے بیزار ہوتے ہیں۔

(۵) حقہ برائیوں کی جڑ ہے تو لامحالہ اس کا پینے والا بھی تمام گناہوں کا مرتکب ہو گا۔

(۶) حقہ نوش یاد الٰہی سے غافل رہتا ہے۔

(۷) اوراد اور اذکار کا ذوق حقہ نوش سے سلب ہو جاتا ہے۔

(۸) متقی لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں تو لامحالہ اس کا پینے والا ہرگز متقی نہ ہو گا۔

(۹) حقہ نوش کی نماز بھی درست نہیں ہوتی۔

(۱۰) حقہ نوش کے پاس اکثر جاہل لوگ جمع ہوتے ہیں جو خرافات اور ہزلیات میں وقت برباد کرتے ہیں۔

(۱۱) حقہ ایک خبیث چیز ہے تو لامحالہ اس کا پینے والا بھی خبیث ہی ہو گا۔

(۱۲) تمام گناہوں کا امام حقہ ہے تو اس کا پینے والا اس امام کا مقتدی۔

(۱۳) حقہ پینے والا لازماً بھنگ اور افیون بھی پیتا ہو گا۔

(۱۴) ایسا شخص شرابی اور کبابی بھی ہوتا ہے۔

(۱۵) حقہ گناہوں کے بھنور میں جکڑ دیتا ہے۔

(۱٦) حقہ نوش کا دل سیاہ ہوتا ہے۔

(۱۷) حقہ نوش سے ایمان کا نور زائل ہو جاتا ہے۔

احمد رضا خان حقہ پیتا تھا

قارئین کرام اب ذرا احمد رضا خان صاحب کا معمول بھی ملاحظہ فرمالیں:

اگر کھانے کی ابتداء میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے تو فوراً بسم اللہ علی اولہ وآخرہ (بھول جانے کی دعا غلط بتائی ہے۔ از ناقل) پڑھ لے کہ شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور چھالیہ ڈالی تو بسم اللہ شریف۔ **ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا**۔ طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرر ہی پائیگا کہ عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجا جلنا۔

﴿ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۲۱﴾

احمد رضا خان کے حواری بھی حقہ پیتے تھے

شمس الدین سیالوی صاحب کے ملفوظات میں ہے کہ حقہ نوش کی مجلس والے اکثر خرافات اور ہزلیات بکتے ہیں اب آئے ہم آپ کے سامنے حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں صاف لکھا ہے کہ احمد رضا خان صاحب جب عصر کے بعد گھر سے باہر تشریف رکھتے تو ملنے والوں اور ہم مجلس لوگوں کی ''حقہ'' اور پان سے تواضع کی جاتی:

زائرین حاجتیں پیش کرتے ان کی حاجتیں پوری کی جاتیں۔ **حقہ** پان سے ہر ایک کی تواضع کی جاتی۔

﴿حیات اعلحضرت، ج ۱، ص ۱٦۲﴾

اسی وجہ سے احمد رضا خان اپنے ان ہم نشینوں کے ساتھ مل بیٹھ کر ہر وقت یہ خرافات بکتے کہ علمائے اہلسنت معاذ اللہ گستاخ ہیں کافر ہیں اور صبح شام ان کے خلاف خرافات اور ہزلیات بک بک کر خود نور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

بریلویوں خدا کی قسم تمہیں علمائے دیوبند کی آہیں لے ڈوبیں !!!تم نے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ،مولانا قاسم نانوتویؒ ،مولانا اشرف علی تھانویؒ ،مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ ، پر فتوے لگائے کھلے عام ان کو گالیاں دیں ، ان مظلوموں نے معاملہ خدا کے سپرد کر دیا۔۔اللہ نے ان کامل ولیوں کی سن لی اور احمد رضا خان پر خدا کی ایسی پھٹکار پڑی کہ آج خود اس کی جماعت کے لوگ اس کو شرابی کبابی سیاہ باطن بے حیاء بدمعاش خبیث اور نہ جانے کیا کیا لکھ رہے ہیں۔۔باپ کیلئے اس سے بڑھ کر کیا بے عزتی ہوگی کہ بیٹا گریبان پکڑے احمد رضا خان کیلئے اس سے بڑی کیا رسوائی ہوگی کہ۔۔آج بچہ بچہ جورا ہے اس کی جماعت کے لوگوں نے اس کا منہ کالا کر دیا۔۔۔اور آج احمد رضا خان کی بوسیدہ ہڈیاں بریلی کے قبرستان میں چیخ رہی ہیں اور تمہیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ۔۔خدارا میرے نام پر پلنے والوں ! کچھ تو میری نمک حلالی کرو اور مجھے ان فتوں سے رہائی دلاؤ۔۔

بریلویوں عبرت حاصل کرو۔۔۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔

لطیفہ: شمس الدین سیالوی نے یہ بھی کہا کہ بعض علماء کے نزدیک حقہ پینا بدعت ہے گویا ان علماء کے نزدیک اور خود شمس الدین سیالوی صاحب کے نزدیک (کہ وہ اس قول کو اپنی تائید میں پیش کر رہے ہیں) احمد رضا خان صاحب بدعتی ہوئے ۔۔اور بدعتی کے بارے میں احمد رضا خان صاحب کہتے ہیں کہ بدعتی جہنم کے کتے ہیں جس نے بدعتی کو بیٹی دی ایسا ہے جیسے کتے تلے اپنی بیٹی بچھادی (معاذ اللہ۔۔۔ازالۃ العارص ۲۲،۲۳) یہ فتویٰ اس خبطی نے وہابیوں (جس میں بریلویوں کے سوا ہر مسلمان گروہ شامل ہے) کے خلاف دیا مگر اب شمس الدین سیالوی کے فتوے سے احمد رضا خان کے گلے میں فٹ ہوگیا کہ احمد رضا خان بدعتی گویا وہ کتا اور اس کے نیچے بچھی ہوئی عورت یعنی بریلوی مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان کی والدہ صاحبہ کتے تلے۔۔۔اور ظاہر ہے کتے سے ہونے والی اولاد انسان نہیں بلکہ۔۔۔

بریلویوں مجھ پر دانت مت پیسو کہ میں نے تمہارے اعلحضرت کو گالی دی ان کی گھروالی کی بے عزتی کی میں تو تمہارے خان صاحب کا فتویٰ نقل کر رہا ہوں کچھ حیاء کرو تمہارا یہ خبطی امام دنیا جہاں کی پاکباز عورتوں کو کتیا بنا کر کتے تلے کس دیدہ دلیری سے بچھا رہا ہے اس وقت تم کو غیرت نہ آئی آج جب احمد رضا خان کی بیوی پر بات آئی تو۔۔اب تم کو غیرت تم کو غصہ۔۔آخر کس بات کا؟؟؟۔۔ابھی تو آپ نے اور بھی بہت کچھ دیکھنا ہے۔

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کر دوں تو دیوبندی نام نہیں
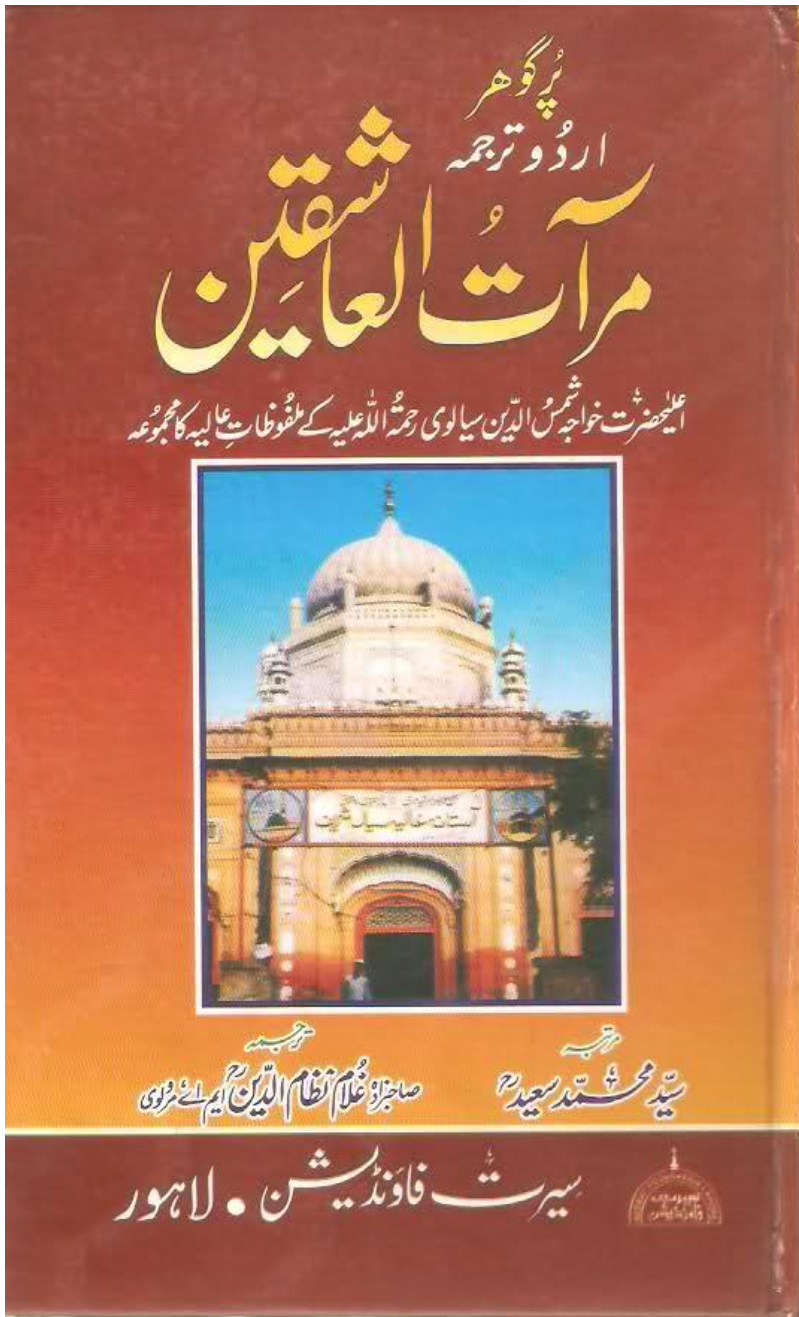
عملیات کی کوئی کتاب ہے تو ذرا دکھاؤ۔ اس نے بہت خوش ہو کر ایک کتاب پیش کی۔ آپ نے کتاب کو پارہ پارہ کر دیا اور ایک درویش کو کہا کہ اسے دریا میں پھینک آؤ تاکہ اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ پھر آپ نے عبدالحکیم کی طرف متوجہ ہو کر کہا ان عملیات سے توبہ کرو اور عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ، اپنی چند روزہ زندگی کو بُرے عملیات میں ضائع نہ کرو۔ پس اس نے توبہ کی اور آپ سے بیعت کر کے یادِ الٰہی میں مشغول ہو گیا۔

بعدازاں، حقے کی مذمت کا ذکر چھڑا۔ کسی شخص نے پوچھا کہ حقہ پینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ بعض علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے اور بعض نے مباح لکھا ہے، اکثر صُلحائے متقدمین اور متاخرین نے بھی اس سے اجتناب کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ جس طرح حقے کی نے اندر سے سیاہ ہوتی ہے، اسی طرح حقہ نوش کا اندرون بھی دھوئیں سے سیاہ ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ نمازی کو حقے سے بہت پرہیز کرنی چاہیئے، کیونکہ اس کی بدبو کی وجہ سے عبادت کی لذت جاتی رہتی ہے اور فرشتے بھی اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رسولِ خدا نے صحابہ کو فرمایا کہ لہسن اور پیاز کھا کر میری مسجد میں نہ آیا کرو کیونکہ بعض اوقات مجھے جبریلؑ سے واسطہ پڑتا ہے۔ حقے کی بدبو بھی لہسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔

بعدازاں، فرمایا۔ بعض علما حقہ پینے کو بدعت قرار دیتے ہیں اور بعض نے مکروہ تحریمہ کا درجہ دیتے ہیں، لیکن میرے خیال میں حقہ برائیوں کی جڑ ہے، کیونکہ آدمی جس قدر حقہ پیتا ہے اسی قدر یادِ حق سے غافل ہو جاتا ہے اور اس کے منہ سے مستقل طور پر بدبو آتی رہتی ہے، اس سے اوراد و اذکار کا ذوق بھی سلب ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے متقی لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ حقے کے نیچے پر کپڑے کی پٹیاں لپیٹی جاتی ہیں جو حقے کے پانی سے تر رہتی ہیں، حقہ نوش ان پٹیوں پر ہاتھ ملتے ہیں اور پھر اسی حالت میں اپنے کپڑوں پر ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر انہی کپڑوں سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، تو یہ نماز کس طرح صحیح ہوئی؟ اسی طرح، جہاں حقہ ہوتا ہے وہاں اکثر جاہل لوگ جمع ہو کر خرافات

اور ہزلیات میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

بعدازاں، فرمایا۔ مولوی غلام رسول گروٹی کا یہ معمول تھا کہ جس جگہ حقہ ہوتا وہاں حقے کو کئی مرتبہ سلام کرتے اور کہتے اے خبیث خدا کے لیے مجھ سے دور ہی رہ! ایک دن میں ان سے ملا اور پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حقے سے اس قدر نفرت کرتے ہیں؟ کہنے لگے تمام گناہوں کا امام حقہ ہے۔ جہاں حقہ ہو وہاں پوست کا بھی احتمال ہوتا ہے اور جب یہ دونوں جمع ہوں تو بھنگ اور افیون کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ جب یہ تینوں جمع ہو جائیں تو شراب اور کباب کا بھی گمان ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس حقہ گناہوں کے بھنور میں جکڑ دیتا ہے اور حقہ نوش کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ گناہوں کی سیاہی رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتی ہے اور نورِ ایمان زائل ہو جاتا ہے۔

بعدازاں، فرمایا۔ چنیوٹ میں ایک عالم حقہ پیتا تھا اور اکثر علماء سے حقے کے بارے میں بحث کرتا اور غالب آجاتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن وہ موضع شیخ جلیل میں شیخ غوث محمد کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا۔ شیخ صاحب حقے سے نفرت کرتے تھے۔ اس عالم نے اپنے خادم کو کہا حقہ تازہ تیار کر لاؤ۔ خادم حقہ تیار کر کے لایا۔ جب عالم نے کش لگایا تو حقے سے غلغل کی آواز نہ آئی۔ عالم نے تجدید کا حکم دیا۔ خادم نے تعمیل کی۔ لیکن دوسری مرتبہ بھی غلغل کی آواز پیدا نہ ہوئی۔ عالم نے کہا میں حقے ہی کے متعلق بحث کرنے آیا تھا، لیکن کیا کروں شیخ صاحب نے اپنی کرامت سے حقے کی آواز ہی بند کر دی ہے۔ البتہ اگر وہ علمی بحث کرتے تو میں بھی کوئی بات کہتا۔ کھانے کے وقت جب عالم کے سامنے دستر خوان چنا گیا تو عالم نے ہاتھ دھونے کے لیے پانی طلب کیا۔ شیخ صاحب نے کہا یہی حقے کا پانی کافی ہے۔ عالم اس بات سے بہت شرمسار ہوا اور اس نے حقہ کشی سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔

بعدازاں، فرمایا۔ جھنگ اور اس کے مضافات میں تمام لوگ خواہ سیال ہوں، خواہ سید، شیعہ مذہب رکھتے ہیں، لیکن ان کا قاضی سید اہل سنت ہے اور یہ عجیب لطیفہ ہے کہ قاضی کا مذہب اور ہے اور عوام کا مذہب اور ہے۔ اس کے بعد آپ نے چند ہندی اشعار پڑھے۔
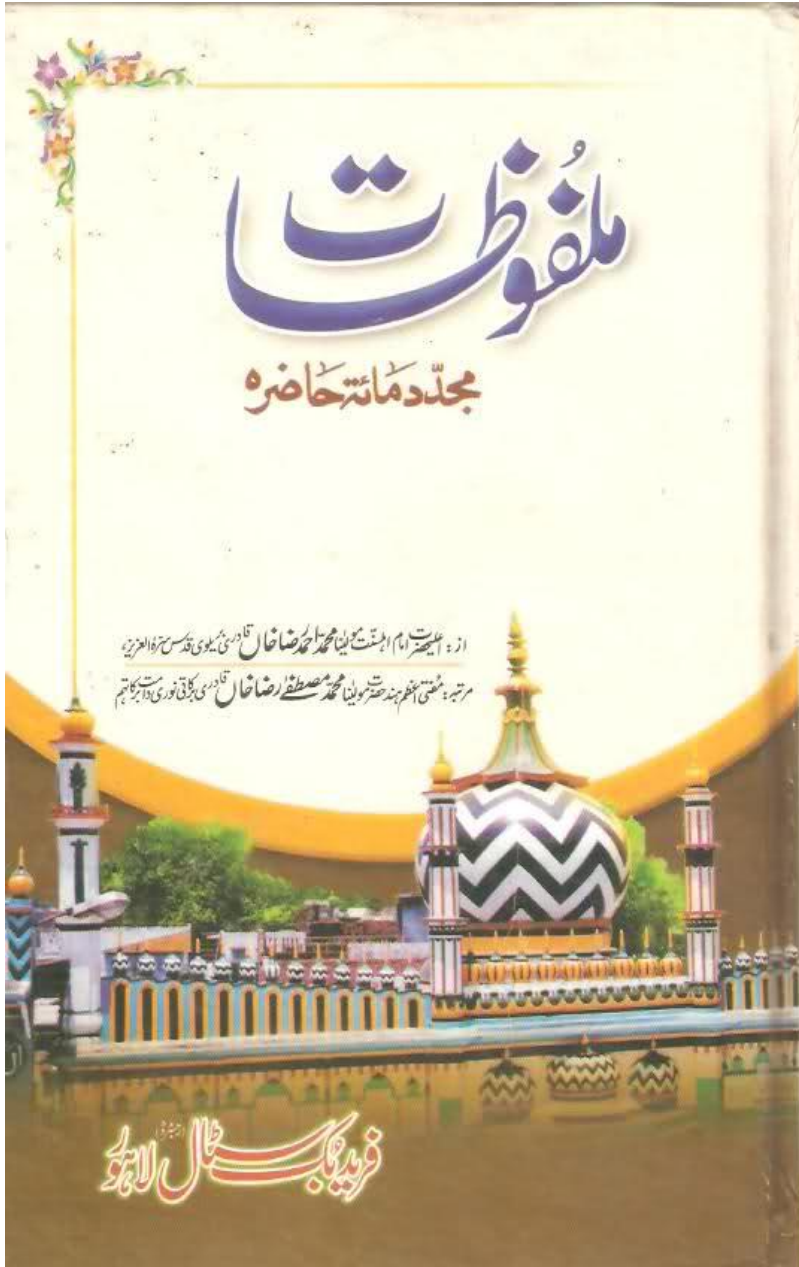
والسلام کو وادی ایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا، فوراً غیب سے
ندا آئی: اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی
زینت و عزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد۔ یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔

عرض۔ شب معراج جب براق حاضر کیا گیا۔ حضور آب دیدہ ہوئے، حضرت
جبرئیل نے سبب پوچھا؛ فرمایا: آج میں براق پہ جارہا ہوں کل قیامت کے دن
میری امت برہنہ پا پل صراط کی راہ طے کرے گی۔ یہ تقاضائے شفقت و محبت
امت کے موافق نہیں۔ ارشاد باری ہوا یوں ہی ایک ایک براق بروز حشر تمہارے ہر
امتی کی قبر پر بھیجیں گے! ـــ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں،

ارشاد۔ بالکل بے اصل ہے۔ ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل و
بیہودہ ہیں، کیا کہا جائے۔

عرض۔ کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد۔ ہاں کافی ہے بغیر بسم اللہ شیطان اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے
رب العزت نے اس سے فرمایا تھا، وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
اولاد میں ان کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے پیئے اس کے کھانے میں
شیطان شریک ہوتا ہے ـــ اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے، اس کی اولاد
شیطان کا ساجھا ہوتا ہے۔ حدیث میں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان و شیطان
مجموعی نطفے سے بنتے ہیں ـــ اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں
آجائے فوراً بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ پڑھ لے کہ شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے
اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں۔ یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب
منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ـــ ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا۔ طحطاوی میں اس
سے ممانعت لکھی ہے۔ وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرور ہی پایا ہے
بھرکا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلنا ـــ بھوک پیاس میں حقہ بہت

حیات اعلیٰ حضرت
اول
مصنف:
ملک العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظفر الدین بہاری
ترتیب جدید:
مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی
کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز
چمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

لوٹے سے، اُتر طرف کی فصیل پر بیٹھ کر وضو فرماتے۔ مسجد کے لوٹے عموماً متو
درجہ کے ہوا کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت وضو وغسل میں بہت احتیاط فرمایا کرتے
خاص طور پر خیال کر کے ایک ایک عضو کو تر کیا کرتے، اور وہ بھی اس طرح کہ
جگہ سے سیلان آب ہو جائے۔ اس لیے عموماً دو لوٹے پانی رکھا جاتا۔ اور
کثرت مصلیوں کی وجہ سے لوٹے فارغ نہ ہوتے تو ایک لوٹے پانی سے
شروع فرماتے، جب تک کوئی لوٹا خالی ہوتا، پھر اس میں پانی لا کر دیا جاتا۔
کے بعد سنت ونوافل قبلیہ مسجد ہی میں پڑھتے۔ وقت جماعت ہو جانے پر فر
نماز با جماعت پڑھنے کے بعد سنت بعدیہ مسجد ہی میں ادا کر کے مکان تشریف
لے جایا کرتے۔ سوائے عصر کے اس لیے کہ عصر کی نماز پڑھ کر پھاٹک
چارپائی پر تشریف رکھتے، اور چاروں طرف کرسیاں رکھدی جاتیں۔ زائر
تشریف لاتے، کرسیوں پر بیٹھتے۔ جب کرسیاں باوجود کثرت تعداد نا
ہوتیں، تو چند بنچ وتخت سائبان میں رہتے، وہ صحن مکان میں کھینچ لیے جاتے۔
لوگ اس پر بیٹھتے۔ زائرین حاجتیں پیش کرتے، اُن کی حاجتیں پوری کی جاتیں
حقہ پان سے ہر ایک کی تواضع کی جاتی۔ پان کا طریقہ اعلیٰ حضرت کے یہاں
لوگوں کے پوربی طریقہ کے بالکل خلاف تھا۔ یہاں کھلی لگانے کا دستور ہے
وہاں پان پر نصف میں چونا اور دوسرے نصف میں کتھا لگاتے ہیں اور پھر اُسے
دیتے ہیں کہ چونا اور کتھا علیحدہ علیحدہ رہتا ہے۔ چھالیا الگ ترشی ہوئی رہتی
۔ ہر ایک شخص ایک ایک پان اور چھالیا حسب خواہش لے لیا کرتا۔ اعلیٰ حضرت
زردہ نہیں استعمال فرماتے تھے، اسی لیے پان کی تھالی میں زردہ نہیں رکھا جاتا

ایک باب وضع کیا الترھیب من قولہ لفاسق او مبتدع یا سیدا و نحوہ
من الکلمات الدالۃ علی التعظیم یعنی ان حدیثوں کا بیان جنہیں کسی فاسق یا بدمذہب
کو اے میرے سردار یا کوئی کلمہ تعظیم کہنے سے ڈرایا گیا ہے اور اسباب میں یہی
حدیث انھیں روایات ابی داؤد و نسائی و حاکم سے ذکر فرمائی جب صرف
زبان سے اے سردار کہدینا باعث غضب رب جل جلالہ ہے تو حقیقۃً سردار و
مالک بنا لینا کسقدر سخت موجب غضب ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین دلیل
ششم یایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ اے لوگو ایک مثل کہی گئی اسے
کان لگا کر سنو ان اللہ لا یستحی من الحق بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں
نہیں شرماتا ایحب احدکم ان تکون کریمتہ فراش کلب فکرھتموہ کیا تم میں
کسی کو پسند آتا ہے کہ اسکی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے
رب جل وعلا نے غیبت کا حرام ہونا اسی طرز بلیغ سے ادا فرمایا ایحب احدکم ان
یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ کیا تم میں کوئی پسند رکھتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا
گوشت کھائے تو یہ تمھیں برا لگا سنیو سنیو اگر سنتا ہو تو گوش ہوش سے سنیو لیس لنا مثل السوء
التی کانت فراش مبتدع کالتی کانت فراش الکلب ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت
کسی بدمذہب کی جورو بنے وہ ایسی ہی ہے جیسی کسی کتے کے تصرف میں آئی رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کوئی چیز دیکر پھیر لینے کا ناجائز ہونا اسی وجہ سے بیان فرمایا العائد
فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء اپنی دی ہوئی چیز پھیر نیوالا ایسا ہے جیسے
کتا قے کرکے اوسے پھر کھا لیتا ہے ہمارے لیے بری مثل نہیں ۔ اب اتنا معلوم کرنا
رہا کہ بدمذہب کتا ہے یا نہیں ۔ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر کتا

فاسق نہیں اور یہ اصل دین و مذہب میں فاسق ہے کہتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب
شدید کا مستحق ہے۔ میری نہ مانے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لو
جو تم نے خزاعی اپنی جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اھل النار بدمذہبی
والے جہنمیوں کے کتے ہیں امام دارقطنی کی روایت یوں ہے حدثنا القاضی الحسین بن اسمعیل
ثنا محمد بن عبد اللہ المخرمی ثنا اسمعیل بن ابان ثنا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی
امامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار یعنی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں ابو نعیم حلیہ میں
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں
اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے
بدتر ہیں علامہ مناوی تیسیر میں فرمایا الخلق الناس والخلیقۃ البھائم لاجرم حدیث
میں انکی مناکحت سے ممانعت فرمائی عقیلی و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوھم
ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو انکے ساتھ پانی نہ پیو کھانا
نہ کھاؤ انکے شادی بیاہ نہ کرو دلیل ہشتم کتابیہ سے نکاح کا جواز بمعنی عدم ممانعت و عدم
گناہ صرف کتابیہ ذمیہ میں ہے جو مطیع الاسلام ہو کر دار الاسلام میں مسلمانوں کے
زیر حکومت رہتی ہو وہ بھی خالی از کراہت نہیں بلکہ بے ضرورت مکروہ ہے فتح
القدیر وغیرہ میں فرمایا الاولی ان لایفعل ولایاکل ذبیحتھم الا للضرورۃ مگر کتابیہ
حربیہ سے نکاح بمعنی مذکور جائز نہیں بلکہ عند التحقیق ممنوع و گناہ ہے علمائے کرام [illegible]

بدمذہب دوزخیوں کے کتے ہیں